# غنیتہ الطالبین کس کی کتاب ہے؟

تحریر: محمد اشرف جاوید

انچارج لائبریری جامعہ سلفیہ فیصل آباد

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا شمار طبقہ صوفیاء میں ہوتا ہے ان کے متعلق بہت سی کرامات مشہور ہیں جبکہ امام ذہبی نے سیراعلام النبلاء میں لکھا ہے کہ اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ امام ذہبی کی بات ہی درست نظر آتی ہے حضرت شیخ جیلانیؒ کے کچھ تفردات ہیں۔

مثلاً وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی قربانی کے قائل ہیں اس طرح وہ روایت باری تعالیٰ کے قائل نظر آتے ہیں جب کہ اہل سنت میں محدثین بھی اس کے قائل ہیں اور محدثین نے اس بارے میں کتب بھی تحریر کی ہیں تو احناف حضرت شیخ صاحب کی کتاب الغنیہ کو تسلیم نہیں کرتے شاید اس لئے کہ اس میں فرقہ حنفیہ کو مرجی لکھا ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں تو مسئلہ واضح ہو سکتا ہے۔ یہ تو تواتر سے ثابت ہے کہ کتاب الغنیہ حضرت کی کتاب ہے اگر کوئی سورج کو چمکتا دیکھ کر انکار کر دے تو قصور تو اس کا ہے نہ کہ سورج کا" یہاں ہم نے بہت سے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ یہ کتاب ان کی ہی ہے اور بریلوی مولوی محمد عمر اچھروی نے اپنی کتب میں تسلیم کیا ہے اور ساتھ مفتی احمد یار نے تفسیر میں لکھا ہے۔ قارئین پڑھ کر خود فیصلہ کریں۔

ان کے ماضی کو اندھیرے میں چھپا رہنے دو

امام ابن تیمیہؒ جو اسلام کے ایک عظیم مصلح گزرے ہیں تقریباً انہوں نے ہر فتنے کا مقابلہ کیا۔ اپنی کتاب الفتویٰ الحموتہ الکبریٰ میں اللہ تعالیٰ کی صفت کے سلسلہ میں حضرت جیلانیؒ کی کتاب کا حوالہ دیکر نقل کرتے ہیں کہ تفصیل غنیتہ الطالبین میں عربی صفحہ ۴۸ اردو صفحہ ۱۴۵ نفیس اکیڈمی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ "من متاء خریھم الشیخ الامام ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلانیؒ قال فی کتابہ الغنیة" وغیرہ اگر یہ کتاب حضرت شیخ کی نہ ہوتی تو امام بن تیمیہؒ کبھی اس کا

حوالہ نہ دیتے بلکہ اس کی تردید کرتے کہ کتاب فلاں بزرگ کی ہے کیونکہ ان کی تحقیق اہل سنت کے نزدیک مسلمہ ہے تحقیق کے سلسلہ میں حیات ابن تیمیہ" کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔
امام ذہبی جو رجال میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اوران کی بات تقریباً حرف آخر گردانی جاتی ہے وہ میزان الاعتدال جلد اول میں پیرصاحب کی کتاب **الغنیۃ** " کا تذکرہ کرتے ہیں میزان جلد اول صہ ۲۰۰ ہندی مصری وطبع اثریہ صہ ۴۳۱
**"کیف لوراٰ ی الغنیۃ للشیخ عبدالقادر"** (صفحہ ۴۳۱ اول جلد میزان) اسی طرح مورخ اسلام حافظ ابن کثیر تحریر کرتے ہیں کہ **"صنف کتاب الغنیۃ وفتوح الغیب ومنھا اشیاء حسنۃ"** اور ابن عماد حنبلی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں **"کان عبدالقادر متمسکا فی مسائل الصفات والقدر ونحوھما بالسنۃ مبالغا فی الرد علی من خالفھا قال فی کتابہ الغنیۃ المشہوز"** شیخ عبدالقادر" صفات وقدر میں کتاب وسنت پر عمل پیرا تھے اور انہوں نے قدریہ جہمیہ وغیرہ فرقوں کا سختی سے رد لکھا ہے اپنی مشہور کتاب الغنیتہ میں فرمایا (ج ۴ صہ ۲۰۱ کتاب شذرات الذھب)
کشف الظنون جو منصفین کی ایک فہرست کا نام ہے **غنیۃ الطالبین لطریق الحق** "کشف الظنون صہ ۱۲۱ ج۲) **للشخ عبدالقادر الکیلانی الحنفی المتوفی سنۃ**" تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب حضرت صاحب کی ہے۔ دائرہ معارف بستانی تحریر کرتے ہیں "**ذکر بعض من کتب فی مناقبہ انہ الف کتباً مفیدہ ولیس بین الایدی من ھذہ الکتب الالکتاب المعروف بالغنیۃ و الفتح الربانی وفتوح الغیب**" حضرت کی کتب کی تعداد تو بہت زیادہ ہے بعض نے ایک ہزار تک تعداد شمار کی ہے مگر غنیتہ وفتوح الغیب بہت زیادہ معروف ہے(دائرہ المعارف بستانی ج۱۱ صہ ۶۲۲)
اسی طرح العلوم میں لکھا ہے کہ "**لہ کتب منھا الغنیۃ مطالب**

لطریق الحق و الفتح الربانی و فتوح الغیب" (ج ۳ صـ ۳۷)
حضرت جیلانیؒ" کا کیونکہ حنبلی لوگوں میں شمار ہوتا ہے بلکہ بعض نے تو لکھا ہے کہ حضرت نے ان سے اپنا تعلق توڑ لیا تھا بہرحال حنبلی کتب ان کو امام احمد کی طرف نسبت قرار دیتی ہیں جیسے ذیل ابن رجب میں لکھا ہے کہ "له کتاب الغنیة وھو معروف" (ذیل ج ا صـ ۲۹۶)

رضا کحالہ: اپنی تصنیف میں ان کی کتب کا تذکرہ کرتے ہیں "جلاء الخاطر فی الباطن و الظاھر و الغنیة" (معجم المصنفین ج ۵ صـ ۳۰۷)

معجم المطبوعات العربیہ: کے مرتب تحریر کرتے ہیں کہ "الغنیة لطالبی طریق الحق" ساتھ اور بھی کتب کے نام ہیں۔ فقہ اکبر جو امام ابوحنیفہؒ کی طرف نسبت کی جاتی ہے مگر حقائق اس بات کا ساتھ نہیں دیتے بلکہ مولانا شبلیؒ نے سیرت نعمان میں اس کا انکار کیا ہے بہرحال اس کے شارح ملاں علی قاری جو حنفی مکتبہ فکر کے ایک ستون مانے جاتے ہیں انہوں نے لکھا ہے "اما ما وقع فی الغنیة للشیخ عبد القادر جیلانی" انہوں نے اس جگہ فرقہ ناجیہ کا ذکر کیا ہے اور ابوحنیفہ اور اہل اصحاب کو فرقہ قدریہ میں شمار کیا ہے (شرح فقہ اکبر صـ ۸۹، ۸۸)

مولانا محمد معین سندھی: جو حضرت شاہ ولی اللہ کے ہم عصر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ "قوله فی الغنیة" (۲۵۲، دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ)

نواب صدیق حسنؒ: اگرچہ نواب صاحب کے پہلے اور دوسرے دور میں کچھ فرق ہے آخری دور میں تو وہ خالص اہل حدیث فکر کی ترویج میں مصروف ہو گئے تھے فتح الباری ان کی وجہ سے ہندوستان میں طبع ہوئی اور مفت تقسیم ہوئی۔ اسی طرح بے شمار کتب انہوں نے طبع کروا کے اہل علم میں مفت تقسیم کیں۔ وہ خود بھی ۲۲۳ کتب کے مصنف تھے جن میں فتح البیان تفسیر ۱۰ جلد، لطائف البیان اردو گویا انہوں نے ہر فن میں کتب تحریر کیں المطالب بھی ان کی ایک اہم تصنیف ہے انہوں نے اس میں فرقہ قدر کے تعارف میں حضرت شیخ عبد القادر کی کتاب الغنیۃ کا نام تحریر کیا ہے کہ اس میں اس کا رد ہے مزید تفصیل

اس میں دیکھ لیں۔ (صہ ۱۶۵ارح المطالب فارسی / تقصار جیو و الاحرار صفحہ ۶۸)

**الغنیہ:** عربی زبان میں ہے اس کا ترجمہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے فارسی زبان میں جو جامعہ سلفیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس کے متعلق دائرہ معارف لاہور لکھتا ہے کہ شیخ عبدالقادر ؒ کی مشہور عالم تصنیف ہے عبدالحکیم نے اس کا اپنے زمانہ کے نامور صوفی شیخ بلاول قادری لاہور کی فرمائش پر فارسی ترجمہ کیا ترجمہ کے آغاز میں عبداللہ اللبیب کا خطبہ بھی ہے جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ ترجمہ شیخ جیلانی ؒ کی روحانی اجازت سے کیا گیا ہے (دائرہ معارف لاہور جلد ۲ صہ ۸۴۰)

اور اس کتاب میں لکھا ہے کہ ان کی تصنیف غنیتہ الطالبین لطریق الحق کی حیثیت ایک معلم دینیات کی ہے اس کتاب کے شروع میں ایک سنی مسلمان کے اخلاق اور معاشرتی فرائض کی وضاحت کی گئی ہے۔ (۱۲ / ۹۲۶)

**روحانی اجازت:** یہ تصوف ہے جس سے روحانیت کے روپ میں لوگوں کے عقائد وافکار کر تباہ کردیا جاتا ہے بلکہ دنیا میں گمراہی کا سبب ایک تقلید اور دوسرا تصوف ہے ہم انشاء اللہ پھر کبھی بحث کریں گے جناب من جب آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر ؒ سے روحانی طور پر اجازت طلب کرلی اور اجازت مل بھی گئی پھر کوئی سرپھرا دعوٰی کرے یہ تصنیف شیخ کی نہیں ہے' تو پھر

تم نہ کسی کی آہ وفغاں سنتے ہو
اپنے ہی مطلب کی سنتے ہو جہاں سنتے ہو

یہ بھی یاد رہے دائرہ معارف میں شیخ پر ایک مشہور مقالہ بریلوی مولوی عبدالنبی کوکب کا ہے اس نے بھی اس کتاب کو حضرت کی شمار کیا ہے اسی طرح اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں ہے کہ غنیہ ان کی مشہور اور ضخیم کتاب ہے اس میں شریعت اور طریقت کے مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے (صہ ۱۰۴۲ لاہور سید محمد قاسم)

بابائے اردو عبدالحق مرحوم کراچی= جن کا شمار پاک وہند کے عظیم سکالروں میں ہوتا اردو ادب کے ساتھ ساتھ وہ کتب کے متعلق بہت زیادہ معلومات رکھتے تھے وہ شیخ جیلانی کے

حالات میں لکھتے ہیں کہ آپ کا مذہب کیا تھا انہوں نے کامل کے حوالہ سے حنبلی لکھا ہے (کامل ج ۱۱ صہ ۱۲۱) اور ساتھ اور بھی حوالے نقل کئے ہیں انہوں نے تحریر کیا کہ شیخ صاحب خود غنیتہ میں کئی جگہ فرمایا (عند امامنا احمد" تو ثابت ہوا کہ غنیتہ ان کی ہی کتاب ہے اور ان کی تصانیف میں غنیتہ الطالبین، فتوح الغیب الفتح الربانی وغیرہ کو شمار کیا ہے (صفحہ ۱۹، ۲۷، غنیتہ الطالبین مترجم کراچی مکتبہ سعودیہ)

اسی طرح مترجم غنیتہ الطالبین نفیس اکیڈمی کی طرف سے طبع شدہ میں شفیق بریلوی جو بریلوی حضرات کے اہم رکن شمار کئے جاتے ہیں، نے حضرت جیلانیؒ مرحوم کی کتاب غنیہ مترجم کے شروع میں ان کے حالات لکھے ہیں اور ان کی تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے غوث اعظم کی تصانیف میں غنیتہ الطالبین اور فتوح الغیب بہت مشہور ہے۔ اسی طرح نفیس اکیڈمی کے مالک محمد سلیم نے بھی ان کے حالات پر کچھ لکھا ہے۔ (غنیتہ الطالبین اول صہ ۴)

انکی تصانیف بہت ہیں مگر ان کی تعداد آٹھ تک ملتی ہیں "۱۔ غنیتہ الطالبین، ۲۔ فتوح الغیب، ۳۔ جلاء الخاطر ۴۔ مواہب الربانیۃ وغیرہ) (غنیتہ الطالبین صہ ۶ جلد اول)

دائرہ معارف میں حضرت پیر جیلانیؒ کی تفسیر کا بھی ذکر کیا ہے نام "عمدہ تفسیر" کا قلمی نسخہ جو حضرت کی طرف منسوب ہے مگر بستانی کے قول کے مطابق درست نہیں ہے (دائرہ ۱۲ صہ ۹۳۲)

شفیق بریلوی جو بریلوی مکتبہ فکر کے آدمی ہیں۔

وہ خود تحریر کرتے ہیں کہ

غوث الاعظم کے ملفوظات تصانیف و تالیفات کی تعداد بہت ہے ان میں الفتح الربانی، فتوح الغیب اور غنیتہ الطالبین بہت مشہور ہیں اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم نے غنیتہ الطالبین میں پیدائش سے موت اور ازل سے ابد تک پیش آنے والے تمام ضروری مسائل و امور کے بارے میں مکمل ہدایات مرتب فرما دی ہیں۔ (غنیتہ الطالبین مترجم کراچی نفیس اکیڈمی ۱/۲)

**مولانا عبد الماجد دریا آبادی:** جو پاک وہند کے بہت بڑے مصنف ومفسر اور ایڈیٹر

گزرے ہیں انہوں نے حضرت شیخ کا تعارف لکھا ہے وہ تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے متعدد تصانیف چھوڑیں جن میں سے غنیۃ الطالبین ۲۔ فتوح الغیب ۳/ الفتح ربانی ۴/ جلاء الخاطر ۵/ یواقیت الحکم وغیرہ

انہوں نے لکھا ہے کہ یہ سب نام پروفیسر مارگولیتھ نے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ آرٹیکل عبدالقادر کے تحت درج کیے ہیں (غنیۃ الطالبین مترجم ج اول صہ ۷)

بریلوی مولوی جن کی زبان اور قلم کفر میں بہت تیز تھی جس نے محمد علی جناح" حالی وعلامہ وغیرہ کو کافر قرار دیا وہ اپنی تصنیف میں لکھتا ہے کہ شیخ صاحب نے غنیۃ الطالبین شریف تصنیف فرمائی اور مسلمان کہلوانے والوں میں جس قدر گمراہ" بدمذہب' مرتد فرقے اس وقت تک پیدا ہو چکے تھے ان سب کے عقائد کفر و ضلال کو نقل کیا ہے۔ (تجانب اہل سنت صفحہ ۲۲۳)

غنیۃ کے مختلف تراجم میں شیخ جیلانی" کا تعارف لکھا ہوا ہے۔ ہر ایک نے غنیۃ کو حضرت کی کتب قرار دیا ہے لمان اللہ خان ارمان سرحدی نے لکھا ہے کہ آپ کی تصانیف میں غنیۃ الطالبین کے علاوہ اور بھی چند کتابیں ہیں (غنیۃ مترجم لمان اللہ خان سرحدی مطبوعہ دہلی ۴۸)

اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے "آغاز کتاب" شیخ جیلانی" لکھتے ہیں کہ میں نے کار ثواب سمجھ کر اور اخروی کامیابی کی امید پر ایسی کتاب لکھنے کا پختہ ارادہ کیا اور غنیۃ الطالبین اس کا نام رکھا۔ (صفحہ ۵۰ دہلی کراچی صفحہ ۱۹)

غنیۃ الطالبین کا دوسرا ایک مترجم لکھتا ہے اور اس میں شمس صدیقی بریلوی کا تعارف حضرت شیخ پر ہے کہ حضرت غوث اعظم کی اہم تصنیف غنیۃ الطالبین جو ۱۲۸۸ھ کو پہلی بار مصر میں طبع ہوئی' اس کا فارسی ترجمہ سب سے پہلے عبدالحکیم سیالکوٹی نے کیا جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے معاصرین میں سے ایک ممتاز مقام رکھتے تھے اردو میں غنیۃ کا ترجمہ سب سے پہلے نول کشور نے عربی اردو کے ساتھ طبع کیا اس کے مترجم مولانا محبوب الدین وجمال احمد صاحبان تھے (غنیۃ مترجم صہ ۳۳' ۳۴ طبع انڈیا دہلی)

اسی طرح کراچی سے غنیتہ کا ترجمہ سید عبدالدائم جلالی کا طبع ہوا اس میں شیخ کا تعارف کچھ یوں لکھا ہے کیا یہ پوری کتاب حضرت شیخ عبدالقادر کی تصنیف ہے اہل تحقیق نے اس پر اتفاق نہیں کیا لیکن یہ بات بہرحال محقق ہے کہ حضرت شیخ کی طرف اس کتاب کا انتساب بالکل غلط نہیں سیاق عبارت ترتیب معانی پر حکمت بے باکانہ موعظت اور زور خطابت شیخ کا ہے ہاں بعض مباحث خصوصاً دوزخ کی تفصیل وحالت کے متعلق احادیث منقولہ کو الحاق اور موضوع کہا جاسکتا ہے۔ اتباع امام ابوحنیفہ کو گمراہ فرقوں میں شمار کرنا بھی اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے کیونکہ آپ کا مسلک فقہ حنبلی اور عقائد محدثین تھے (غنیتہ دارالاشاعت کراچی صفحہ ۱۵ مترجم جلالی طبع ۱۹۹۰ء)

مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی غنیتہ الطالبین کا ترجمہ کیا ہے اس میں ہے کہ غنیتہ شیخ عبدالقادر کی تصنیف ہے اور اس میں مختلف دینی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ منجملہ دیگر مباحث کے ۷۳ اسلامی فرقوں کی تفصیل بہت دلچسپ ہے۔ شیخ محدث نے فارسی میں اس کا ترجمہ کیا تھا جو اب دستیاب نہیں ہے مولوی عبدالحی فرنگی محلی نے اپنی بعض تصانیف میں اس ترجمہ کا حوالہ دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ ان کے پیش نظر تھا۔ (حیات شیخ عبدالحق دہلوی صفحہ ۱۷۸)

یہ بھی یاد رہے کہ تقریباً اول ترجمہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کا ہے اسی دور میں شیخ عبدالحق دہلوی صاحب نے بھی ترجمہ کیا کیونکہ شیخ عبدالحق کی وفات ۱۰۵۲ھ ۳-۱۶۴۲ء جبکہ عبدالحکیم کی وفات ۱۰۶۷ھ ۱۶۵۶ء ہے۔ فرق صرف ۱۳ سال کا ہے شیخ عبدالحق پہلے اور سیالکوٹی بعد میں فوت ہوئے گویا یہ دونوں معاصر ہیں جبکہ شیخ عبدالحق محدث نے غنیتہ کا ترجمہ بھی کیا اور شیخ جیلانیؒ کی کتاب کا انکار بھی کیا ہم کہتے ہیں جب ان کی تصنیف ہی نہ تھی تو کیا ضرورت تھی ترجمہ کرنے کی اور ملاں عبدالحکیم نے کسی جگہ بھی انکار نہیں کیا۔

شیخ عبدالحق کا یہ کہنا کہ یہ تصنیف حضرت جیلانیؒ کی نہیں حقائق اس کا ساتھ دیتے نظر نہیں آتے۔ احناف کا شروع سے یہ وطیرہ رہا ہے بلکہ اب تو ایک قاعدہ کی شکل اختیار کر چکا ہے ہر وہ بات جو ہمارے مذہب کے خلاف ہو یا تو ہم اس کی تاویل کریں گے یا

باقی ص ۶ پر